# ادیان باطلہ کی تردید میں مولانا ثناء اللہؒ امرتسری کی تحریری خدمات

تحریر: عبدالرشید عراقی

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور ایک بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن، مبلغ قرآن و سنت، دانشور، نقاد، محقق، فقیہ، متکلم اور صحافی تھے۔ مرحوم اسلامی افکار میں یکتائے روزگار ہستی تھے، ان کی نظیر نہ ان کے معاصرین میں ملتی ہے اور نہ بعد والوں میں۔ مولانا مرحوم منقول و معقول کے جامع عالم و فاضل تھے اور مناظرہ میں امام تسلیم کئے جاتے تھے۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم ان علمائے کرام میں تھے کہ جس طرف سے بھی اسلام اور پیغمبر اسلام پر حملہ ہوا اس حملے کو روکنے کے لئے سب سے پہلے میدان میں آتے تھے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں:

> اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے بھی زبان کھولی اور قلم اٹھایا اس کے حملے کو روکنے کے لئے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا اور اسی مجاہدانہ خدمت میں انہوں نے عمر بسر کردی فجزاللہ من الاسلام خیر الجزاء
>
> مرحوم اسلام کے بڑے مجاہد سپاہی تھے زبان اور قلم سے اسلام پر جس نے بھی حملہ کیا۔ اس کے مدافعت میں جو سپاہی سب سے آگے بڑھتا وہ وہی ہوتے اللہ تعالیٰ اس غازی اسلام کو شہادت کے درجات و مراتب عطاء کرے! (یاد رفتگان ص ۲۱۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم جس دور میں دینی تعلیم سے فارغ ہوئے وہ انیسویں صدی کا آخری دور تھا اور یہ دور مسلمانوں کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت نئے نئے فتنے سر اٹھا رہے تھے، عیسائی پادری مسیحت کی

اشاعت میں برصغیر کے قریہ قریہ وعظ و تبلیغ میں مصروف تھے' اسلام اور پیغمبر اسلام پر ناروا قسم کے حملے کر رہے تھے۔ دوسری طرف آریہ سماج تھے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے تھے اور تیسرا قادیانی گروہ تھا جو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اس گروہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی اور تبلیغ اسلام کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مولانا ثناء اللہ مرحوم کو ادیان باطلہ کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں اتارا اور آپ نے ان سب ادیان باطلہ کا قلع قمع کیا۔

## مولانا ثناء اللہ میدان عمل میں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ان ادیان باطلہ کے مقابلہ کے لئے میدان عمل میں اترے' مولانا امرتسری مرحوم لکھتے ہیں:

> کان پور سے فارغ ہوتے ہی میں اپنے وطن پنجاب میں پہنچا۔ مدرسہ تائید الاسلام امرتسر میں کتب درسیہ نظامیہ کی تعلیم پر مامور ہوا۔ طبیعت میں تجسس زیادہ تھا اس لئے ادھر ادھر سے ماحول کے مذہبی حالات دریافت کرنے میں مشغول رہتا۔ میں نے دیکھا کہ اسلام کے سخت مخالف بلکہ سخت ترین عیسائی اور آریہ دو گروہ ہیں۔ انہی دنوں قریب میں ہی قادیانی تحریک بھی پیدا ہو چکی تھی۔ جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے اس کے دفاع کے علمبردار مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم تھے۔ میری طبیعت طالب علمی کے زمانہ میں مناظرت کی طرف راغب تھی اس لئے درس و تدریس کے علاوہ میں ان تین گروہوں (عیسائی' آریہ اور قادیانی) کے علم کلام اور کتب مذہبی کی طرف متوجہ رہا۔ بفضلہ تعالیٰ میں نے کافی واقفیت حاصل کر لی' ہاں اس میں شک نہیں کہ ان تینوں مخاطبوں

میں قادیانی مخاطب کا نمبر اول رہا۔ شاید اس لئے کہ قدرت کو منظور تھا کہ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد یہ خدمت میرے سپرد ہو گی۔ جس کے باعث مولانا مرحوم کو علم ہوا ہو اور شاید یہ شعر پڑھتے ہوں گے۔

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد

اس شغل میں میں نے چند علمائے سلف کی تصانیف سے' خاص فوائد حاصل نئے۔ حدیث شریف میں قاضی شوکانی' حافظ ابن حجر' اور ابن قیم رحمھم اللہ وغیرہم کی تصانیف سے علم کلام میں امام بیہقی' امام غزالی اور حافظ ابن حزم' علامہ عبدالکریم شہرستانی' حافظ ابن تیمیہ' شاہ ولی اللہ' امام تونسوی رحمھم اللہ علیہم اجمعین کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا (شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کو علماء کلام میں میں نے اس لئے درج کیا ہے کہ وہ کتاب العقل میں لکھتے ہیں کہ جو عالم اپنے زمانے کے ملحدین اور مبتدعین کو جواب نہ دے وہ عالم نہیں ہے یہی علم کلام ہے۔ امام بیہقی کے کلام کے ثبوت میں انکی کتاب "کتاب الاسماء الصفات کافی ہے حافظ ابن حزم کے علم کلام کے ثبوت میں انکی مشہور کتاب کتاب ملل و النحل پیش کی جا سکتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی تو رئیس المتکلمین ہیں ہی۔

دوران تلاش سب سے قابل توجہ کتاب پادری ٹھاکردت کی تصنیف "عدم ضرورت قرآن" نظر آئی جس کے جواب میں میں نے کتاب "تقابل ثلاثہ " (تورات' انجیل اور قرآن کا مقابلہ) لکھی جو ملک میں شائع شدہ ہے۔ اس اثنا میں آریوں نے کتاب "ستیارتھ پرکاش" کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ جس کے چودھویں باب میں قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراضات ہیں۔ ہر ایک اعتراض کے ضمن میں کئی کئی اعتراض ہیں کتاب ستیارتھ پرکاش کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کا مکمل جواب دیا جائے حسب قول حافظ شیرازی

ع قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

میں نے اس کے جواب میں کتاب "حق پرکاش" جو بفضلہ تعالیٰ ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی فرقہ کے کسی عالم نے ستیارتھ پرکاش کے جواب کے لئے قلم نہیں اٹھایا ذلک من فضل اللہ

اس کے بعد ایک مسلم عبدالغفور نامی (نو آریہ دھرم پال) نے رسالہ "ترک اسلام" لکھا اس کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو بڑی بے چینی ہوئی میں نے فوراً اس کا جواب "ترک اسلام" شائع کر دیا جس سے مسلمانوں کو اس قدر تسلی راحت ہوئی جتنی مئی جون میں افطاری کے وقت روزہ دار کو ہوتی ہے۔ (خدا قبول کرے!)

اس کے بعد آریہ کی طرف سے "کتاب اللہ وید ہے یا قرآن" نامی کتاب شائع ہوئی۔ اس کے جواب میں میں نے "کتاب الرحمٰن" لکھی۔ ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے کہ آریوں نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں رسول اللہ کی ذات اقدس پر سخت ناپاک حملے کئے گئے تھے جس کی وجہ سے ملک میں اس سرے سے اس سرے تک آگ لگ گئی۔ مسلمان گویا حوالے پھرتے تھے کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ ذات قدسی صفات پر ایسے حملے ہو رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کوئی عالم جواب نہیں دیتا۔ ع

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

اس کے جواب میں میں نے "مقدس رسول" لکھی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ بھی ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی عالم نے رنگیلا کے جواب میں قلم نہیں اٹھایا کیونکہ ضرورت ہی نہ تھی۔ نہ آریوں نے اس کا جواب الجواب دیا۔ گجرات کے مسلمانوں نے گجراتی زبان میں اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس کے بعد آریوں کی طرف سے کئی ایک رسالے نکلے جس کے جوابات خاکسار کی طرف سے دیئے گئے جو ملک میں شائع شدہ ہے۔

عیسائیوں کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کے جواب کے علاوہ میں نے

متعدد کتابیں ان کے جواب میں لکھیں جن کے مجموعے کا نام "جوابات نصاریٰ" ہے۔ آخر میں عیسائیوں کے جواب میں وہ کتاب ہے جس کا نام ہے "اسلام اور مسیحیت" عیسائیوں کی طرف سے اسلام کے خلاف تین کتابیں بطرز جدید شائع ہوئی تھیں جن کے نام یہ ہیں:

ا۔ عالمگیر مذہب اسلام ہے یا مسیحیت ۲۔ دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت

۳۔ اصول البیان فی توضیح القرآن

ان تینوں کے جواب میں "اسلام اور مسیحیت" لکھی گئی۔ جو شائع شدہ ہے' جس نے شائع ہونے کے بعد اسلامی جرائد سے خراج تحسین حاصل کیا۔

میری تصانیف جو قادیان کے متعلق ہیں اس کی تفصیل لکھوں تو ناظرین کے لئے ملال کا خطرہ ہے۔ اس لئے مختصر طور پر بتلاتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود اس کا شمار یاد نہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں ہوں قادیانی مباحث میں کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا ثبوت خود مرزا صاحب بانی تحریک کی اس تحریر سے ملتا ہے جو انہوں نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی جس کا عنوان تھا

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"

اس کے شروع ہی میں میری نسبت تو خاص گلہ و شکایت کی گئی ہے وہ خصوصاً قابل دید و شنید ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا۔ میرے قلعے کو گرانا چاہا وغیرہ اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ کوئی خاص وقت تھا۔ جب یہ دعا ان کے منہ اور قلم سے نکلی' اور مقبولیت اسے لینے آئی۔ آج قادیان کی بستی ادھر ادھر دیکھو تو رونق بہت پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والے اہل قادیان کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائے گا۔

آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا

(اہل حدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۴۲)

## مختصر تعارف تصانیف مولانا امرتسری تردید عیسائیت

### ۱۔ کلمہ طیبہ

اس "کلمہ" میں پہلے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے بعد بادلائل ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے آنے کی بشارتیں عیسائیوں کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب کے کل صفحات ۴۲ ہیں اور ۱۹۱۴ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

### ۲۔ جوابات نصاری

عیسائیوں کے رسائل "حقائق قرآن" ' "معارف قرآن" ' "اثبات التثلیث فی التوحید" ' "اثبات االتوحید" "میں مسیح کیوں ہوا" اور "تم مسیحی کیوں ہوئے" میں جو اعتراضات اسلام پر کئے گئے اس کتاب میں ان کا ناقابل تردید دلائل سے جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۹۳۰ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

### ۳۔ توحید' تثلیث اور راہ نجات

عیسائیوں کی طرف سے اکثر ان کے رسائل وغیرہ میں توحید' نجات اور کفارہ مسیح پر تصانیف شائع ہوتی رہتی تھیں ۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور نے ان تینوں یعنی توحید' نجات اور کفارہ مسیح کی اصل حقیقت کو واضح کیا۔ کتابچہ ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۳۳۲ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوا۔

### ۴۔ اسلام اور مسیحیت

یہ کتاب پادری برکت اللہ کی تین کتابوں ا۔ " عالمگیر مذہب اسلام یا

مسیحیت" ۲۔ "دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت ۳۔ "اصول البیان فی توضیح القرآن" کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کی ۱۹۴۱ میں پہلی طباعت ہوئی۔

## ۵۔ اسلام اور پالیٹکس

اس رسالہ میں مختصراس کی توضیح کی گئی ہے کہ مختلف مذاہب خصوصا عیسائی حضرات انسانوں کو اپنے مذہب کی طرف بلا رہے ہیں لیکن انکی نجات کی ذمہ داری کوئی نہیں لیتا۔ مگر اسلام جامع ہونے کی حیثیت سے سب کی نجات کی ذمہ داری لیتا ہے۔ یہ رسالہ کل آٹھ صفحات کا ہے اور پہلی مرتبہ ۱۹۲۰ء میں طبع ہوا

## ۶۔ اسلام اور برٹش لا

یہ رسالہ تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلامی قوانین کو ہر شعبہ میں انگریزی قوانین سے اعلی و برتر ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۵۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۹۰۵ء میں دوسری مرتبہ شائع ہوا۔

## ۷۔ مناظرہ الہ آباد

یہ کتاب اس مناظرہ کی روئداد ہے جو کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اور پادری عبدالحق کے مابین ۴۔۵ اگست ۱۹۳۴ء کو مسئلہ توحید و تثلیث کے موضوع پر ہوا تھا۔ اس کے بعد ۲۴ صفحات میں اور ۱۹۳۴ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا۔

## آریہ سماج کی تردید میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریری خدمات

برصغیر میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جو محاذ کھولا تھا ان کے ساتھ ہی آریہ سماج نے بھی اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ناروا قسم کے

حملے شروع کر دیئے تھے۔ ۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند سرسوتی (بانی آریہ سماج) نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" شائع کی۔ اس کے چودھویں باب میں قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراضات کئے اور اپنی تقریروں میں جگہ جگہ اسلام اور پیغمبر اسلام پر اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ سوامی دیانند کا مقابلہ کرنے کے لئے مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا محمد علی مونگیری سامنے آئے اور انہوں نے سوامی جی کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا محمد علی مونگیری کے بعد شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری میدان عمل میں اترے اور آپ نے آریہ سماج کے خلاف تحریری خدمات بھی سرانجام دیں۔ اور ان سے مناظرات و مباحثات بھی کئے۔ آریہ سماج کے خلاف آپ کی تحریری خدمات اور مناظروں میں آریہ سماج کو عبرتناک شکست دینے کا اعتراف علمائے دیوبند نے بھی کیا ہے۔ مولانا امرتسری مرحوم نے آریہ سماج کی تردید میں جو تحریری خدمات سرانجام دیں ان کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

## ۱۔ حق پرکاش

یہ کتاب سوامی دیانند جی سرسوتی (بانی آریہ سماج) کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے ۱۴ ویں باب کا جواب ہے جس میں انہوں نے قرآن مجید پر ۱۵۹ اعتراضات کئے تھے۔ یہ کتاب ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بار اول ۱۹۰۰ء میں طبع ہوئی

## ۲۔ ترک اسلام

عبدالغفور بی۔اے ایک شخص نے آریہ مذہب کو قبول کر لیا اور اپنا نام دھرم پال رکھا۔ انہوں نے تبدیلی مذہب کی وجوہات بیان کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات اور قرآن مجید پر ۱۱۵ اعتراضات کئے۔ اور یہ ۱۱۵ اعتراضات کتابی شکل میں شائع کئے۔ دھرم پال کی کتاب شائع ہوئی تو اس کے جواب میں دو

کتابیں شائع ہوئیں ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری نے "ترک اسلام" کے نام سے لکھی اور دوسری نور الدین قادیانی نے "نور الدین" کے نام سے۔

ترک اسلام پہلا جواب تھا جو ترک اسلام کے جواب میں لکھا گیا۔ اس جواب سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مولانا امرتسری کے جواب سے دھرمپال نے غازی محمود بننے کے بعد ان الفاظ میں اعلان کیا کہ "میں نے نتیجہ نکال لیا کہ نور الدین کے مصنف سے تو بحث چل سکتی ہے مگر اس ترک اسلام کے مصنف کے ساتھ بحث چلنا مشکل ہے۔ اور لطف یہ ہوا کہ نور الدین کے مصنف نے میرے مقابلہ میں دوبارہ قلم نہیں اٹھایا۔ یہ کتاب ۲۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۹۰۳ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ (حیات ثنائی ص ۵۸۵)

## ۳۔ تغلیب اسلام بجواب تہذیب الاسلام

جلد اول ۔ صفحات ۸۹ ' طبع اول فروری ۱۹۰۵ء

جلد دوم صفحات ۱۲۵ طبع اول مئی ۱۹۰۵

جلد سوم صفحات ۴۷ طبع اول اکتوبر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم صفحات ۶۷ طبع اول جنوری ۱۹۰۶ء

مہاشہ دھرم پال نے اپنی چاروں کتابوں میں قرآن پر ۸۱ اعتراضات کئے تھے ' مولانا امرتسری نے ان تمام اعتراضات کا جواب دلائل سے دیا۔

## ۴۔ تیسر اسلام بجواب نخل اسلام

۱۹۰۹ء میں مہاشہ دھرم پال نے "نخل اسلام" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔ یہ رسالہ پہلے دونوں رسالوں ترک اسلام اور تغلیب اسلام سے زیادہ زہریلا تھا۔ اور اس کا لب و لہجہ اور انداز بیان زیادہ تلخ تھا۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس کا جواب "تیسر اسلام" کے نام سے دیا۔ اور مہاشہ دھرم پال کیطرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب بڑے مثبت انداز میں دیا۔ اس کتاب کے بعد

مہاشہ نے کوئی کتاب اسلام کے خلاف نہیں لکھی۔ یہ ان کی آخری تصنیف تھی۔ اور ۱۴ جون ۱۹۱۱ء کو مہاشہ نے اپنی ساری کتابیں جو پیغمبر اسلام کے خلاف لکھی تھیں جلا کر خاک سیاہ کر دیں۔

## ۵۔ مقدس رسول

۱۹۲۴ء میں ایک گمنام آریہ نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں انتہائی مکروہ انداز میں آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر حملے کئے گئے تھے۔ اور اسی دوران پنڈت کالی چرن نے ہندی زبان میں ایک رسالہ بنام "وچر جیون" لکھا جس میں ازواج مطہرات پر ناروا تنقید کی گئی تھی۔ یہ دونوں کتابیں اتنی زہریلی اور دلآزار تھیں کہ برصغیر کے مسلمانوں میں بے چینی پھیل گئی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے ان دونوں کتابوں کا جواب "مقدس رسول" کے نام سے دیا اور ایسے مثبت انداز میں دیا کہ پڑھنے سے مصنف کی آنحضرت ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مقدس رسول جب شائع ہوئی تو برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے اس پر تقریظیں لکھیں اور مولانا ثناء اللہ کے علم و فضل کی تعریف کی۔ مولانا امرتسری مرحوم مغفور اس کتاب کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہ کتاب اسی صفحات پر مشتمل ہے اور پہلی بار ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی۔ (

بقیہ : حرمتِ شراب

الخمر ام الخبائث (۱۸۵۴)

شراب تمام خباثتوں کی جڑ ہے۔

اور طبرانی کبیر و اوسط میں ارشاد نبوی ہے :

الخمر ام الفواحش (۱۸۵۳)

شراب فحاشی کے تمام کاموں کی جڑ ہے۔

لہٰذا مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جو کام دیا ہے (تحریم خباثت) اور نبی اکرم ﷺ نے شراب کو جو نام دیا ہے ان دونوں پر تھوڑی سے توجہ دی جائے تو اس آیت کی رو سے بھی شراب حرام ہی قرار پاتی